

۱۱۔ قدیم بھارت اور دنیا

۱۱ء۱ بھارت اور مغربی ممالک

۱۱ء۲ بھارت اور براعظم ایشیا کے دیگر ممالک

۱۱ء۳ بھارت اور مغربی ممالک

مورتیاں تراشی گئیں۔ یہ مورتیاں بالخصوص افغانستان کے علاقے قندھار میں دستیاب ہوئیں اس لیے اس طرز کو قندھار طرز کہا جاتا ہے۔ اس طرز کی مورتیوں کے چہرے مہرے یونانی چہروں مہروں سے ملتے جلتے ہیں۔ ابتدائی دور میں بھارت میں بنائے جانے والے سکے یونانی سکوں کے انداز کے تھے۔



افغانستان میں ہڈا کے مقام پر استوپ پر قندھار طرز کی سنگ تراشی۔
یونانی لوگوں کا لباس، ایفورا (ایک قسم کی صراحی) اور ساز

پہلی دوسری صدی عیسوی کے زمانے میں بھارت اور روم کے درمیان تجارت کو کافی فروغ حاصل ہوا تھا۔ اس تجارت میں جنوبی بھارت کی بندرگاہوں کا بڑا حصہ تھا۔ مہاراشٹر میں کولھاپور



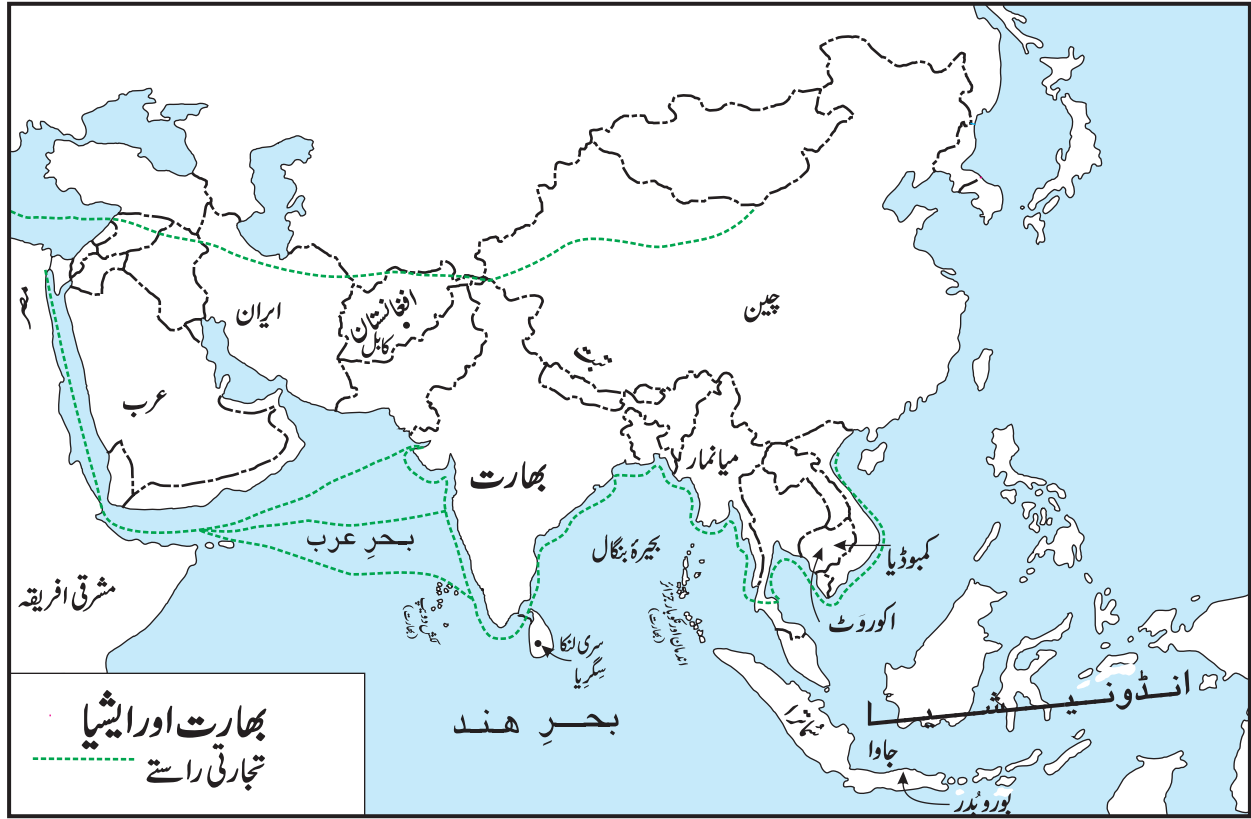
اریکا میڈو کے مقام پر ملا ہوارومن شہنشاہ آگسٹس کا سونے کا سکہ

کے مقام پر کھدائی میں کانسی کی کچھ اشیا برآمد ہوئیں۔ ان کی بناوٹ رومن طرز کی ہے۔ تامل ناڈو میں اریکا میڈو کے مقام پر

ہڑپا تہذیب کے لوگوں نے مغربی ممالک سے تجارتی تعلقات قائم کیے تھے۔ اسی زمانے سے بھارت کا غیر ممالک سے معاشی اور تہذیبی لین دین جاری تھا۔ افغانستان اور وسطی ایشیا کے کئی ممالک میں بدھ مذہب پھیل چکا تھا۔ ایرانی سلطنت کے زمانے میں بھی بھارت کا مغربی دنیا سے ربط ضبط بڑھنے لگا۔ اس دور کے یونانی مؤرخین کا بھارت کے بارے میں تجسس بڑھنے لگا۔ بھارت سے متعلق ان کی تحریروں سے مغربی ممالک کو بھارت کا تعارف حاصل ہوا۔ آگے چل کر سکندر جس راستے سے آیا تھا وہ راستہ بھارت اور مغربی ممالک سے تجارت کے لیے کھل گیا۔ یونانی مجسمہ سازی کے فن کے زیر اثر کُشان دور میں بھارت میں ایک نئے طرز فن کو عروج حاصل ہوا۔ اس کو قندھار فن کہتے ہیں۔ قندھار طرز فن کے تحت خاص طور پر گوتم بدھ کی



پیرس کے عجائب خانے
میں گوتم بدھ کی مورتی۔
قندھار طرز



سِگِریا کے غار کی دیواری تصویر

بھی کھدائی میں رومن بناوٹ کی کئی اشیا دستیاب ہوئی ہیں۔ دونوں مقامات بھارت اور روم کے درمیان تجارت کے اہم مراکز تھے۔ ایسے کئی تجارتی مراکز کا ذکر اس وقت کے ادب میں پایا جاتا ہے۔ اس تجارت میں مصر کی الیگزینڈریا (سکندریہ) نام کی بندرگاہ بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ عرب تاجر بھارت کا مال سکندریہ تک لے جاتے تھے۔ وہاں سے وہ یورپ کے ملکوں میں بھیجا جاتا تھا۔ عربوں نے تجارت کے مال کے ساتھ بھارت کا فلسفہ اور سائنس بھی یورپ تک پہنچایا۔ ریاضی میں صفر کا تصور ساری دنیا کے لیے بھارت کی ایک بڑی دین ہے۔ عربوں نے اس تصور سے یورپ کو متعارف کرایا۔

۱۱ء بھارت اور براعظم ایشیا کے دیگر ممالک

ایشیا کے کئی ملکوں پر قدیم بھارت کی تہذیب کا خاص اثر پڑا

تھا۔

سری لنکا: بدھ مذہب کی اشاعت کے لیے سمرات اشوک

نے اپنے بیٹے مہیندر اور بیٹی سنگھ مترا کو سری لنکا روانہ کیا تھا۔

سری لنکا کی بدھ کتاب 'مہانوس' میں ان دونوں کے نام کا ذکر ہے۔ سنگھ مترا اپنے ساتھ بودھی پیڑ کی شاخ لے گئی تھی۔ سری لنکا میں انورادھ پور کے مقام پر جو بودھی پیڑ ہے وہ اسی شاخ سے پھولا پھلا ہوگا ایسا وہاں کی روایت کے مطابق تسلیم کیا جاتا ہے۔ سری لنکا کے موتی اور دوسری قیمتی اشیاء کی بھارت میں بڑے پیمانے پر مانگ تھی۔ وہاں کے سگریا نامی مقام پر پانچویں صدی عیسوی میں راجا کشپ نے غارتشوائے تھے۔ ان غاروں کی دیواروں پر بنی ہوئی تصویروں کی طرز، اجنٹا کی طرز تصویر سے ملتی جلتی ہے۔ سری لنکا میں لکھی ہوئی بدھ مذہب کی کتابیں 'دیپ ونس' اور 'مہانوس' بھارت اور سری لنکا کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ یہ کتابیں پالی زبان میں لکھی گئی ہیں۔

چین اور دیگر ممالک : زمانہ قدیم ہی سے بھارت اور چین میں تجارتی تہذیبی تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ سمراٹ ہرش وردھن نے چین کے دربار میں سفیر بھیجا تھا۔ چین میں تیار ہونے والے ریشمی کپڑے کو بھارت میں 'چینا شک' کہا جاتا تھا۔ بھارت میں 'چینا شک' کی زبردست مانگ تھی۔ قدیم بھارت کے تاجر یہ 'چینا شک' مغربی ملکوں کو بھیجا کرتے تھے۔ یہ تجارت خشکی کے راستے سے ہوا کرتی تھی۔ اس راستے کو 'ریشم شاہراہ' بھی کہا جاتا تھا۔ بھارت کے کچھ پرانے مقامات اس ریشم شاہراہ سے جڑے ہوئے تھے۔ ان میں ایک مقام مہاراشٹر کا ممبئی کے قریب واقع نالا-سوپارا تھا۔ بھارت میں آنے والے بدھ بھگتھو فایان اور ہیون سانگ ریشم شاہراہ ہی سے آئے تھے۔ پہلی صدی عیسوی میں چینی سمراٹ (خاقان اعظم) 'منگ'

کی دعوت پر بدھ بھگتھو دھرم رکھشک اور کشپ مانگ چین گئے۔ انھوں نے کئی بھارتی بدھ کتابوں کے چینی زبان میں ترجمے کیے۔ اس کے بعد چین میں بدھ مذہب کی اشاعت میں تیزی آگئی۔ بدھ مذہب جاپان، کوریا، ویتنام تک جا پہنچا۔

جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک : پہلی صدی عیسوی میں کمبوڈیا ملک میں 'فنان' نامی پرانی حکومت کی بنیاد پڑی۔ چینی روایت کے مطابق اس حکومت کو 'کوندنیہ' نامی بھارتی نے قائم کیا تھا۔ فنان کے لوگوں کو سنسکرت زبان کا علم تھا۔ اس زمانے کا ایک کندہ کتبہ ملا ہے۔ وہ کتبہ سنسکرت زبان میں ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے دیگر ملکوں میں بھی بھارت نژاد لوگوں کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم تھیں۔ ان حکومتوں کی وجہ سے بھارتی تہذیب جنوب مشرقی ایشیا میں پھیلی رہی۔

جنوب مشرقی ایشیا کے فنون لطیفہ اور تہذیبی زندگی پر بھارتی تہذیب کے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ آج بھی انڈونیشیا میں رامائن اور مہا بھارت کی کہانیوں پر مبنی رقص اور ڈرامے مقبول عام ہیں۔ جنوب مشرقی ایشیا کی حکومتوں پر بھارتی تہذیب کا اثر بتدریج بڑھتا گیا۔ پرانے زمانے میں بدھ مذہب میانمار، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا وغیرہ میں پہنچ گیا۔ بعد کے زمانے میں شیوا اور وشنو کے مندر بھی تعمیر کیے گئے۔

اس سال ہم نے ۳۰۰۰ ق۔م سے آٹھویں صدی عیسوی تک بھارت کی تاریخ کا جائزہ لیا۔ اگلے سال ہم نویں صدی عیسوی سے اٹھارہویں صدی عیسوی تک کی تاریخ پڑھیں گے۔ نویں صدی عیسوی سے اٹھارہویں صدی عیسوی تک کے زمانے کی تاریخ کو 'زمانہ وسطی' کی تاریخ کہتے ہیں۔



(۱) پہچانیے تو بھلا!

- ۱۔ رومن بناوٹ کی چیزیں برآمد ہونے کا مقام۔
- ۲۔ کُشان کے عہد میں بھارت میں ایک نئے طرز فن کا آغاز ہوا، وہ طرز۔
- ۳۔ مہانوس اور دیپ نوس کتابوں کی زبان۔
- ۴۔ پرانے زمانے کے وہ ممالک جہاں بدھ مذہب کی اشاعت ہوئی۔

(۲) غور کر کے لکھیے:

- ۱۔ جنوب مشرقی ایشیا پر بھارتی تہذیب کے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔
- ۲۔ چین میں بدھ مذہب کی اشاعت میں تیزی آئی۔

(۳) آپ کیا کریں گے؟

- آپ کو اپنے پسندیدہ مشغلے کو انجام دینے کا موقع ہاتھ آئے تو آپ کیا کریں گے؟

(۴) تصویر کو بیان کیجیے۔

سبق میں دی ہوئی افغانستان کے ہڈا نامی مقام پر استوپ پر قندھار طرز کی سنگ تراشی کا مشاہدہ کر کے تصویر کو بیان کیجیے۔

(۵) مزید معلومات حاصل کیجیے۔

- ۱۔ قندھار طرز
- ۲۔ ریشم شاہراہ

(۶) سبق میں بیان کیے ہوئے جنوب مشرقی ملکوں کو نقشے کے خاکے

میں دکھائیے۔

سرگرمی:

اپنے پسندیدہ فن کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اسے جماعت میں پیش کیجیے۔

